دورِ تدوین میں اہلسنت کے دیگر فقہی مذاہب

سید محمد عمیم الاحسان مجددی

فقہ حنفی کے بعد مملکت اسلام میں متعدد مذاہب فقہ مدون ہو کر شائع ہوئے' ان میں امام مالکؒ کی فقہ مالکی امام شافعیؒ کی فقہ شافعی اور امام احمد بن حنبلؒ کی ''فقہ حنبلی'' نے کافی فروغ پایا۔ اب ہم تینوں کی فقہ کی علیحدہ علیحدہ تفصیل کرتے ہیں:

امام مالکؒ رحمہ اللہ۔ سوانح:

امام دار الہجرۃ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر کا سلسلہ نسب یمنی قبیلہ ذی الصبح تک منتہی ہوتا ہے۔ امام مالکؒ کے اجداد میں ایک شخص یمن سے مدینہ آ کر آباد ہو گئے تھے' ان کے پردادا ابو عامر صحابی رسولؐ تھے' بدر کے سوا تمام غزوات میں شریک ہوئے تھے۔

امام مالکؒ کی ولادت ۹۳ھ میں مدینہ میں ہوئی اور مدینہ میں تحصیل علم کی۔

سب سے پہلے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے حدیث پڑھی' پھر زہری نافع' ابن ذکوان اور یحییٰ بن سعید رحمہم اللہ سے حدیثیں سنیں۔ فقہ کی تعلیم فقیہ حجاز ربیعت الرائے (۱) سے پائی۔

امام مالکؒ کو جب ان کے شیوخِ حدیث وفقہ نے روایت حدیث وافتاء کی اجازت دے دی تو مسند روایت وافتاء پر بیٹھے' فرماتے ہیں:

''جب تک ستر شیوخ نے میری اہلیت کی شہادت نہ دے دی میں مسند درس و افتاء پر نہیں بیٹھا۔''

امام مالک علم حدیث کے بھی مسلم امام ہیں' ان کے شیوخ مثلاً ربیعۃ الرائے۔ یحییٰ بن سعید'

۱۔ فہرست ابن ندیم میں ربیعۃ الرائے کے تذکرہ میں لکھا ہے:

عن ابی حنیفۃؒ اخذ ولکنہ تقدمہ فی الوفاۃ (ص ۲۵۸) — امام ابوحنیفہ سے ربیعۃ الرائے نے فقہ حاصل کی مگر انتقال بوحنیفہؒ سے پہلے ہوا۔

موسیٰ بن عقبہ اور ان کے معاصرین مثلاً سفیان ثوری' لیث' اوزاعی' ابن عینیہ اور تلامذہ ابی حنیفہ(۱) مثلاً عبداللہ بن مبارک' ابو یوسف اور محمد بن حسن وغیرہ نے بھی ان سے حدیث روایت کی ہے۔

امام شافعی نے بھی ان سے حدیث پڑھی' امام مالک کی سب سے اہم تالیف حدیث مؤطا ہے جس کو ان سے ہزاروں آدمیوں نے سنا۔ جن میں مجتہدین' محدثین' صوفیہ' فقہاء' امراء اور خلفاء سب ہی تھے۔

امام مالکؒ کی مجلس درس نہایت باوقار تھی' ساری زندگی مدینۃ الرسول میں بسر کی' کسی دوسرے شہر میں نہیں گئے۔

مسجد نبوی میں درس و افتاء کا شغل قائم رہا۔ لوگ سفر کر کے ان کے پاس آتے تھے اور ان سے حدیث و فقہ پڑھ کر جاتے تھے۔ بالخصوص مصر اور افریقہ کے لوگوں نے ان سے مسائل فقہ سیکھے اور اپنے وطن میں ان مسائل کی اشاعت کی جن کا ذکر آتا ہے۔

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ امام مالکؒ نے منصور عباسی کے مقابلے میں نفس زکیہ علوی کی اپنے فتوے سے تائید کی تھی۔

نفس زکیہ کی شہادت کے بعد منصور نے اپنے عم زاد بھائی جعفر عباسی کو اہل مدینہ سے تجدید بیعت کے لئے بھیجا۔

اس کو جب امام مالک کے فتوے کا علم ہوا تو اس نے نہایت ذلت کے ساتھ دارالامارہ بلوا کر امام مالک کو ستر کوڑے لگوائے لیکن جب منصور کو معلوم ہوا تو اس نے افسوس ظاہر کیا۔ اپنی معذرت کہلا بھیجی اور عراق طلب کیا۔ مگر امام مالک عراق جانے پر راضی نہ ہوئے' منصور نے بھی زیادہ اصرار نہ کیا۔ منصور جب حج کو آیا' امام مالک سے ملاقات کی اور نہایت اعزاز و اکرام سے پیش آیا۔

۱۔ دارقطنی نے لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ نے بھی امام مالک سے روایت کی ہے مگر تدریب میں امام سیوطی لکھتے ہیں:

ان ابا حنیفة لم تثبت رواية عن مالك انما اوردها الدار قطني والخطيب لروايتين وقعتالهم باسنا دين فيهما مقال (معجم' ص ۲۷)	امام ابو حنیفہؒ کی روایت امام مالکؒ سے ثابت نہیں ہاں دارقطنی اور خطیب نے دو روایتوں میں امام مالکؒ سے امام ابو حنیفہؒ کی روایت لکھی ہے مگر دونوں کی اسنادوں میں گفتگو ہے۔

امام مالک نے بقیہ زندگی نہایت عزت کے ساتھ مدینہ میں بشغل درس وافتاء بسر کی اور ۱۷۹ھ میں امام دارالہجرۃ واصل بحق ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

فقہ مالکی:

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ امت میں مسائل دین کی اشاعت زیادہ تر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت زید بن ثابت کے شاگردوں سے ہوئی۔

اول الذکر تینوں بزرگ ان کے یہاں **عبادلہ ثلثہ** کہلاتے ہیں' موخر الذکر ہر سہ بزرگ چونکہ زیادہ تر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں رہے اس لئے ان کا علم حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما میں زیادہ شائع ہوا۔ حرم رسول مدینہ منورہ ان کے علوم کا مرکز رہا۔

ان کے بعد فقہاء مدینہ عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود عروہ' قاسم' سعید بن المسیب' سلیمان خارجہ اور سالم بن عبداللہ بن عمران کے علوم کے حامل بنے' ان سے ابن شہاب زہری۔ نافع' ابوالزناد' یحییٰ بن سعید اور ربیعہ الرائے نے علوم حاصل کئے' ان کے بعد یہ علوم امام مالک رحمہ اللہ کو پہنچ کر ''فقہ مالکی'' کہلائے اس کا شجرہ اس طرح ہے۔

عمرؓ عائشہؓ زید بن ثابتؓ عبداللہ بن عمرؓ عبداللہ بن عباسؓ

عبیداللہ عروہ قاسم سعید سلیمان خارجہ سالم

ابن شہاب نافع ابوالزناد یحییٰ بن سعید ربیعہ

امام مالک رحمہ اللہ

تقریباً کم وبیش پچاس سال تک امام مالکؒ کا تعلق درس وافتاء سے رہا۔ طلبہ ان سے مسائل سیکھتے تھے' عوام ان سے مسائل دریافت کرتے تھے' امام مالک جواب دیتے تھے۔

امام مالکؒ کے انتقال کے بعد ان کے شاگردوں نے اجوبۂ امام مالکؒ کو مدون کیا۔ تدوین کے بعد اس مجموعہ کا نام فقہ مالکی ہوا جس کی اشاعت امام مالکؒ کے شاگردوں اور ان شاگردوں کے شاگردوں نے ملک میں کی۔

امام مالکؒ اپنے فتاویٰ میں اولاً کتاب اللہ پر' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان حدیثوں پر جو ان کے نزدیک صحیح تھیں' اعتماد کرتے تھے اور اس معاملے میں ان کا دارومدار علماء حجاز میں سے کبار محدثین پر تھا' جس چیز پر اہل مدینہ عامل تھے وہ اس کو نہایت اہمیت دیتے تھے' کبھی حدیث صحیح کو اس بناء پر رد کر دیتے تھے کہ اہل مدینہ نے اس پر عمل نہیں کیا۔

امام مالکؒ کے نزدیک تعامل اہل مدینہ مستقل حجت تھا' تعامل و اجماع اہل مدینہ کے بعد ان کے یہاں قیاس کا درجہ تھا۔ مگر حنفیہ کی طرح قیاس کی ان کے یہاں کثرت نہیں تھی۔ حنفیہ کے استحسان کی طرح امام مالک بھی مصالح (۱) مرسلہ یعنی استصلاح پر عمل کرتے تھے' اس طرح استنباط مسائل کے ذرائع امام مالکؒ کے یہ تھے۔ قرآن' احادیث رسولؐ آثار اہل مدینہ' تعامل اہل مدینہ' قیاس اور استصلاح۔

مجلہ فقہِ اسلامی اور جناب ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب کی تالیفات

کراچی میں

مکتبہ باب الاسلام و مکتبہ غوثیہ ہول سیل سبزی منڈی ☆ مکتبہ رضویہ آرام باغ
مکتبۃ المدینہ و فریدی بک سنٹر اردو بازار پر بآسانی دستیاب ہیں

ملنے کا پتہ
اسلامک سنٹر
بلاک نارتھ ناظم آباد
کراچی
74700

بین الاقوامی معیار کا ایک خوبصورت انگریزی ماہنامہ

The MINARET

An International Monthly Devoted to Islamic Progress.